جمعرات 10- دسمبر 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

213029

CPL 61

جمعرات 10 دسمبر 1998ء 20 شعبان 1419 ہجری- 10 فتح 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 276

علمی مجالس

حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم جنت کے باغوں سے گزرو تو خوب کھایا کرو صحابہ نے عرض کیا حضورؐ جنت کے باغوں سے کیا مراد ہے۔ فرمایا علمی مجالس (یعنی ان مجالس میں بیٹھ کر کثرت سے علم حاصل کیا کرو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ قادیان 1998ء کے لئے لندن سے حضرت خلیفۃ المسیح کا افتتاحی خطاب

دین سیکھنے کے لئے دین کے مرکز میں آؤ تاکہ دین کو اچھی طرح سمجھ لو

جلسہ سالانہ کے بارے میں حضرت مسیح موعودؑ کے روح پرور ارشادات اور جماعت ہندوستان کی ترقی کا جائزہ

قسط دوم

جلسہ میں شامل ہونے والے نومبایعین

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اس جلسہ میں شامل ہونے والے نومبایعین کو شامل ہونے سے روکنے کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں۔ بعض جگہ پولیس کو اطلاع دی گئی کہ بڑا خوفناک قافلہ جا رہا ہے اس کو روکو۔ بعض نے کہا کہ جا تو رہے ہو واپس بھی آنا ہے کہ نہیں۔ اور بھی حربے اختیار کئے گئے۔ ان سب روکوں کو عبور کر کے لوگ آئے ہیں۔ موسم کی خرابی اور تین تین دن کا طویل سفر کر کے لوگ آئے ہیں۔ بس میں تین دن کا سفر کتنا مشکل ہے اس کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ ہوائی جہاز کے 7-6 گھنٹے کے سفر میں بعض لوگوں کے گھٹنے جڑ جاتے ہیں۔ یا پاؤں سوج جاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اب تک بھارت کے تقریباً تمام صوبوں سے 8 ہزار نومبایعین پہنچ چکے ہیں۔ اور ان کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ جیسا کہ میں نے توقع کی تھی اللہ سے امید ہے کہ جلسہ کے اختتام تک ان کی تعداد 10 ہزار تک پہنچ جائے گی۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ گذشتہ سال جلسہ میں شامل ہونے والے نومبایعین کی تعداد صرف 1600 تھی۔

روکنے والوں کا حال

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا قادیان آنے سے روکنے والوں کا حال ہمیشہ یہی رہا ہے۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کے متعلق یہی لکھا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بیان فرمایا ہے کہ جب ابھی محمد حسین صاحب بٹالوی نے مخالفت کی سرگرم کوششیں شروع نہیں کی تھیں تو پہلے جلسہ سالانہ میں صرف 75- افراد شریک ہوئے۔ پھر جب محمد حسین بٹالوی نے بصد مشقت ہر جگہ پہنچ کر، اور کوفتہ ہو کر یعنی بہت تھک کر اپنے ہم خیال علماء سے مہریں ثبت کروائیں کہ الٰہی سلسلہ میں رکاوٹ پیدا ہو جائے۔ تو اگلے جلسہ میں 75 کے مقابل پر 327 احباب شامل ہوئے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ اس تعداد پر جو آج بہت کم لگتی ہے حضرت مسیح موعود نے اللہ کا بے حد شکر ادا کیا۔ اس مرحلے پر گذشتہ خطبہ میں بیان کردہ احادیث کا حوالہ دیتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ جو تھوڑے پر راضی ہو جائے اللہ اسے بہت بڑھا دیتا ہے۔ حضرت مسیح موعود کا دل کتنا منکسر تھا کہ اللہ کے احسانات کا سمندر قرار دیا۔

میاں پیرے کا ذکر

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ نے فرمایا کہ قادیان آنے سے روکنے والوں کے ذکر میں حضرت مصلح موعود میاں پیرے کا واقعہ بیان فرمایا کرتے تھے۔ کہ ایک دفعہ جب وہ کسی کام سے بٹالہ گیا اور محمد حسین بٹالوی صاحب کو قادیان آنے والوں کو روکتے دیکھا تو اس نے کہا کہ مولوی صاحب مجھے اتنا پتہ ہے کہ آپ کی جوتیاں لوگوں کو روکتے روکتے گھس گئیں اور لوگوں کی جوتیاں آتے آتے گھس گئیں۔

اس سال کی بیعتیں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس سال کے پہلے چار ماہ میں اگست سے نومبر تک کے عرصے میں بھارت میں 2- لاکھ 53 ہزار 283 سے زائد افراد احمدی ہو چکے ہیں۔ جو کہ گذشتہ سال کے اتنے عرصے کے مقابلے میں دگنی تعداد ہے۔ گذشتہ سال اس عرصے میں نئی بیعتوں کی تعداد ایک لاکھ 15- ہزار تھی۔ حضور ایدہ اللہ نے بیان فرمایا کہ گزشتہ چند سال جب سے عالمی بیعت کا سلسلہ جاری ہوا ہے خدا کے فضل و کرم سے بھارت میں ساڑھے 13 لاکھ نئے احمدی ہو چکے ہیں۔ تقسیم ہند کے وقت سارے ہندوستان کے احمدیوں کی تعداد ساڑھے تیرہ لاکھ سے کم تھی۔ خیال ہے کہ اس سال کے آخر تک اور ایک دو سال کے اندر اندر ہندوستان کے احمدیوں کی تعداد پاکستان کے احمدیوں سے بڑھ جائے گی۔ حضور نے فرمایا ہندوستان سارے احمدیوں کی ماں ہے کیونکہ یہاں ہی سے احمدیت کا آغاز ہوا تھا۔ پاکستان کے احمدی کوشش کریں تو انکی تعداد بڑھ سکتی ہے اور اس نیک مقابلے میں کوئی حرج نہیں پاکستان والے اس نیکی میں ہندوستان کو ہرانے کی کوشش کریں۔ اور ہندوستان والے ہارنے سے انکار کریں۔

نومبایعین کو نصائح

حضرت صاحب نے نو مبایعین کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا کہ بیعت کے بعد تبدیلی ضروری ہے۔ اس کی اہمیت کو سمجھیں بیعت کرنا بچوں کا کھیل نہیں۔ در حقیقت وہی بیعت کرتا ہے جس کی پچھلی زندگی پر موت وارد ہو جائے پہلے تعلقات معدوم ہو کر نئے تعلقات قائم ہوں۔ ان کو نئے خدا والے لوگ مل جاتے ہیں۔ سچے احمدیوں کی ایک نئی برادری مل جاتی ہے۔ بیعت کے بعد نیا حساب کتاب شروع ہوتا ہے۔ اس میں خوشخبری کے ساتھ انذار بھی ہے۔ پہلا حساب تو صاف ہو گیا مگر فرشتوں کو حکم ہے کہ ان کے اعمال کی پوری نگرانی کرو۔

باقی صفحہ 2 پر

نکاح کی مبارک تقریب

○ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ 28- نومبر 98ء بعد نماز عصر بیت الفضل لندن میں عزیزہ امۃ البصیر ندرت صاحبہ بنت مکرم نواب منصور احمد خان صاحب وکیل التبشیر ربوہ کے نکاح کا اعلان عزیز مکرم سعد احمد صاحب ابن مکرم کرنل محمد منیر احمد صاحب آف امریکہ کے ہمراہ مبلغ پندرہ ہزار یو ایس ڈالر حق مہر پر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ اس نکاح کو جانبین کے لئے بابرکت و مثمر بثمرات حسنہ فرماوے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ایک بابرکت تحریک
بیوت الحمد سکیم

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی جاری فرمودہ پہلی تحریک بیوت الحمد سے اللہ کے فضل و کرم اور احسان سے سینکڑوں خاندان فیض یاب ہو چکے ہیں اور فیض یاب ہو رہے ہیں۔

(90) نوے مکانات پر مشتمل بیوت الحمد کالونی جس میں تمام بنیادی رہائشی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں تعمیر ہو چکی ہے۔ اس خوبصورت و دلکش اور پر فضا کالونی میں 84 خاندان آباد ہو چکے ہیں۔ ابھی اس کالونی کے پہلے مرحلے میں دس مکانات تعمیر ہونا باقی ہیں۔

اسی طرح پاکستان کے مختلف شہروں میں رہنے والے ساڑھے تین صد سے زائد خاندانوں کو ان کے اپنے مکانوں کی مرمت اور توسیع کے لئے ایک خطیر رقم پیش کی جا چکی ہے اور ابھی بہت سے خاندان اپنے مکانوں کی مرمت و توسیع کے لئے مخیر حضرات کے تعاون کے منتظر ہیں۔

یہ تمام کام احباب جماعت کے تعاون کے ساتھ کیا جا سکتا ہے۔ کالونی کی تکمیل اور مستحق خاندانوں کے مکانات کی جزوی تعمیر کے لئے اس تحریک میں حسب استطاعت شمولیت فرماویں۔

اس تحریک میں شمولیت کے لئے جو رقم بھی آپ اپنی توفیق کے مطابق پیش کرنا چاہیں پیش کر سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ تمام احباب کو توفیق عطا فرماوے کہ اس بابرکت تحریک میں حصہ لیں۔ آمین۔

(سیکرٹری بیوت الحمد سکیم)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2-50 روپے

10 فتح 1377 ھش — 10 دسمبر 1998ء

قادیان کا جلسہ سالانہ

قادیان کی تو ہر بات ہی پیاری ہے۔ اس لئے کہ یہیں سے اس دور میں خدا کی بادشاہت کا بگل بجایا گیا۔ اور قرآنی پیغام کو زمین کے کناروں تک بلند کرنے کی جدوجہد کا آغاز ہوا۔

مگر دسمبر کے مہینہ میں تو قادیان کی یاد دلوں کو مرتعش کر دیتی ہے۔ امام وقت کی بابرکت صحبتوں اور محفلوں کی یاد دلوں کو پُر درد دعاؤں کی طرف مائل کرتی ہے۔ شاید انہی بے قراریوں کا جواب ہے جو آسمان سے ایم ٹی اے کی صوتی لہروں کے ذریعہ آرہا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز1991ء میں قادیان تشریف لائے۔ جس کی یادیں ناقابل فراموش ہیں۔

1992ء سے لندن میں قادیان کے لئے جلسہ منعقد کیا جانے لگا۔ اور امام وقت کی روحانی توجہ اور برکات کے نتیجہ میں قادیان کے جلسہ کی ظاہری رونقیں بھی بڑھنے لگیں۔ اور ہر جلسہ ہی نئی خوشیوں اور مسرتوں کا موجب بنتا ہے۔ اس سال بھی 5 تا 7 دسمبر جو سالانہ جلسہ قادیان میں منعقد ہوا وہ کل عالم کی جماعتوں کے لئے بے حد خوشیوں کا موجب بنا ہے۔

اس جلسہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے 22 ممالک کے 16 ہزار افراد نے شرکت کی جو ایک غیر معمولی تعداد ہے۔ اور اس جلسہ کی خاص بات نومبایعین کی ریکارڈ شرکت ہے۔ جو دس ہزار سے زائد ہو گئی۔

اس جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے حضور نے یہ خوشخبری بھی بیان فرمائی کہ گزشتہ چند سالوں میں بھارت میں 16 لاکھ سعید روحوں نے احمدیت قبول کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اور صرف گزشتہ چار ماہ میں دو لاکھ افراد اس سلسلہ میں داخل ہوئے ہیں۔

ان ارشادات کی روشنی میں نومبایعین کے تعلق سے کل عالم کی جماعتوں کی تربیتی ذمہ داریاں بہت بڑھ گئی ہیں۔ اس مقصد کے لئے ہر سطح پر ٹھوس منصوبہ بندی کی ضرورت ہے۔ گہری محنت اور بے قرار دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا کر کے سرخرو فرمائے۔ (آمین)

بقیہ صفحہ 1

حضور ایدہ اللہ نے حضرت مسیح موعود کے ارشادات کے حوالے سے فرمایا بیعت میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار لیا جاتا ہے تاکہ یہ دیکھا جاسکے کہ بیعت کرنے والا کیا عمل کرتا ہے؟ ذرا کسی کو نئی زمین مل جائے تو وہ گھر بار چھوڑ کر وہاں بیٹھ رہتا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے احباب پر زور دیا کہ وہ یہاں 'قادیان میں' آکر گھر بنائیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا اس سے قادیان آکر آباد ہونا بھی مراد ہے اور احمدیت کی زمین کو آباد کرنا بھی مراد ہے حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جان لو کہ اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد پھر زندہ کرتا ہے۔ انسان کا دل جو بنجر زمین کی طرح ہے اس کو زندہ کر کے خدا نما وجود بناتا ہے۔

اس مرحلے پر حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس وقت لندن میں 11 بجے ہیں جبکہ قادیان میں شام کے ساڑھے چار بجے کا وقت ہے اور سورج غروب ہونے کو ہے۔ اللہ اس جلسے کی شمولیت کی گرمی سے روحانی گرمی عطا کرے اور تمام شرکاء بالکل ٹھیک صحت کے ساتھ جلسہ میں شمولیت کر سکیں۔ حضور نے فرمایا اس وقت قادیان میں لوگ ٹھنڈ میں بیٹھے ہوں گے۔

دشمن پھٹ رہے ہیں

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ احمدیت کے دشمن ہر جگہ پھٹ رہے ہیں اور اس طریق سے اللہ تعالیٰ احمدیت کے لئے نئے رستے کھول رہا ہے۔ جس طرح موسیٰ کے عصا سے سمندر دو ٹکڑے ہو گیا تھا' بیچ سے پھٹ گیا تھا' اسی طرح ہندوستان کی مذہبی جماعتیں بھی پھٹ رہی ہیں۔ حضرت صاحب نے فرمایا دیو بندی مولوی مخالفت میں اس درجہ گر جاتے ہیں کہ ایک جگہ پر مخالف مولویوں نے محلے کے ہندوؤں کو بھڑکایا۔ احمدیت کی دشمنی میں وہ یہاں تک گر گئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل وجواہر نمبر 38

دعا کے نتیجہ میں انگریز وکیل کی ہلاکت

حضرت صوفی نبی بخش صاحب (وفات 6۔ ستمبر 1944ء) نے بیان فرمایا کہ:-

"ایک دفعہ چند احباب سکنہ لاہور موچی دروازہ میرے پاس اس بات کے لئے تشریف لائے کہ ایک (بیت الذکر) کے معاملہ میں فریق مخالف ایک بڑے انگریز وکیل کو چیف کورٹ میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ ہم غریب آدمی اس کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے...... آپ حضرت صاحب کو ہماری طرف سے دعا کے لئے عرض کریں۔ میں نے ایک کارڈ پر اس معاملہ کے متعلق حضرت صاحب کی خدمت میں بھیج دیا

چند روز کے بعد وہ انگریز وکیل فوت ہو گیا اور مقدمہ ان غریب لوگوں کے حق میں ہو گیا"

(رجسٹر روایات نمبر 15 صفحہ 104)

بانی سلسلہ احمدیہ کے خلاف جاسوسی کرنے والے انگریز

8۔ مئی 1908ء کو جبکہ حضور انور اپنے آخری سفر کے دوران لاہور میں رونق افروز تھے مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر اخبار بدر نے بذریعہ خط درخواست کی کہ ایک انگریز سیاح وھیئت دان (پروفیسر کلیمنٹ ریگ) نے حضور سے ملاقات کا بہت شوق ظاہر کیا ہے اگر مناسب ہو تو نماز ظہر میں لے آؤں۔ حضرت نے قلم مبارک سے حسب ذیل جواب تحریر فرمایا کہ:

"مجھے معلوم نہیں کہ کیسا اور کس خیال کا انگریز ہے۔

بعض جاسوسی کے عہدے پر ہوتے ہیں اور بعد ملاقات خلاف واقع باتیں لکھ کر شائع کرتے ہیں۔ صرف یہ اندیشہ ہے"

("ذکر حبیب" صفحہ 344-345 از حضرت مفتی محمد صادق صاحب۔ ناشر بک ڈپو تالیف و اشاعت قادیان)

غیرت دینی کا سبق آموز واقعہ

جن خوش نصیب بزرگوں نے 23۔ مارچ 1889ء کی بیعت اولیٰ میں مامور وقت کے دست مبارک پر بیعت کا شرف حاصل کیا ان میں حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی (متوفی 20۔ اگست 1941ء) کو ایک ممتاز مقام حاصل ہے۔

خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

آپ کی خودنوشت روایات میں ہے کہ:

"ایک دفعہ ضرورت اس بات کی ہوئی کہ ایک عبرانی کا عالم بلا لیا جائے۔ چنانچہ ایک شخص کسی جگہ سے بلایا گیا..... حضور نے باتوں باتوں میں اس سے دریافت کیا کہ آپ کیا کام کرتے ہیں۔ اس نے کہا میں عیسائی مشن میں ملازم ہوں اور انجیل' توریت اور عبرانی پڑھاتا ہوں

یہ سن کر آپ اندر چلے گئے اور حضرت مولوی نورالدین صاحب...... کے ذریعہ سے اس کی آمد و رفت کا کرایہ

اور کچھ زیادہ حضور نے بھجوا دیا کہ ایسے بے غیرت آدمی کو جس میں (دین) کی حمیت نہیں میں رکھنا نہیں چاہتا"

(رفقاء احمد صفحہ 122۔ ناشر احمدیہ بک ڈپو ربوہ)

انگریزی عدالت میں پُرشوکت بیان

حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی مارٹن کلارک کے مقدمہ قتل کے فیصلہ عدالت (23۔ اگست 1897ء) کا تذکرہ کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

"23۔ اگست کو باوجودیکہ بارش ہو رہی تھی پھر بھی کثرت سے لوگ جماعت کے سوا فیصلہ سننے کے لئے جمع ہو گئے تھے 12 بجے کے قریب حضرت کو بلایا گیا اور ہم لوگ آپ کے ساتھ کمرہ عدالت میں گئے۔ ڈگلس صاحب (ڈپٹی کمشنر گورداسپور) نے فوراً ہی کہا

مرزا صاحب آپ کو عزت سے بری کیا جاتا ہے۔ آپ اگر چاہیں تو ڈاکٹر کلارک اور ان گواہوں پر مقدمہ کر سکتے ہیں۔

حضرت اقدس نے جواباً فرمایا

"میں کسی پر مقدمہ کرنا نہیں چاہتا۔ میرا مقدمہ آسمان پر دائر ہے"

(حیات احمد جلد چہارم صفحہ 602 از حضرت عرفانی۔ اشاعت اگست 1953ء حیدر آباد دکن۔)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک محمد اکرم صاحب

حضرت قاضی امیر حسین صاحب

رفیق حضرت مسیح موعود

آپ کا سن پیدائش 1848ء کے لگ بھگ ہے۔ آپ بھیرہ کے رہنے والے تھے آپ کا خاندان علمی لحاظ سے ممتاز نہ تھا۔ لیکن آپ نے علم میں ایک خاص امتیاز حاصل کرلیا۔

آپ کے طالب علمی کے حالات بڑے دلچسپ ہیں. آپ نے اپنی تعلیم جوان ہو کر شروع کی۔ آپ کے والد صاحب گھوڑوں کی تجارت کیا کرتے تھے۔ آپ بھی پہلے اس کام میں مصروف نظر آتے تھے۔ مگر یکایک زندگی میں ایک عظیم انقلاب پیدا ہوا۔ اور اپنی توجہ تعلیم کی طرف مبذول کرلی۔

ابتدائی کتابیں آپ نے بھیرہ ہی میں پڑھیں بعدۂ آپ ہندوستان کی طرف سہارن پور آ گئے۔ دوران سفر بہت سی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں کیونکہ سفر میں وہ آسانیاں نہ تھیں جو آج ہیں۔ سہارنپور میں تعلیم کا بہت بڑا حصہ پورا کیا۔ کئی اور مدارس سے بھی علم سیکھا۔ لیکن پورے طور پر آپ مدرسہ "مظہر العلوم" کے تعلیم یافتہ تھے آپ اندھا دھند تقلید کے قائل نہ تھے بلکہ جو کچھ وہ پڑھتے اسے خود سمجھتے اور سوچ و فکر کے بعد ایک رائے خود قائم کرتے اور اس رائے کو قرآن مجید اور احادیث صحیحہ کے ماتحت قائم کرتے تھے۔

حضرت خلیفہ اول سے تعلقات

حضرت قاضی صاحب کو آنحضرت ﷺ سے بے حد محبت تھی۔ اور حضور کی محبت ہی ایک ایسی شے ہے جو انسان کو خدا تعالیٰ کا محبوب بنا دیتی ہے تعلیم سے جب واپس تشریف لائے تو محلہ قاضیاں میں اپنی خاندانی مسجد میں حدیث کا درس شروع کردیا

(الفضل 20۔جون 1940ء)

ان دنوں حضرت حکیم نورالدین صاحب بھی بھیرہ میں تشریف رکھتے تھے اور ان کی سخت مخالفت ہو رہی تھی۔ حضرت قاضی صاحب نے ان دنوں آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھایا حضرت صاحب نے آپ میں رشد و سعادت کے آثار معائنہ کئے حق جوئی اور حق گوئی کو دیکھا۔ اور اپنی بھانجی آپ کے نکاح میں دے دی۔ اس رشتہ سے حضرت قاضی صاحب کے تعلقات حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے خاندان سے ہو گئے۔

(الفضل 2۔ ستمبر 30)

ملازمت

حضرت قاضی صاحب نے تعلیمی تربیت کا عہد ان لوگوں میں گزارا جو متعصب اور اپنے خیالات میں جامد اور غالی تھے لیکن خدا تعالیٰ نے ان کو آزاد خیالی اور حریت رائے کا ایک خاص جوہر عطا کیا تھا۔ تعلیم سے فارغ ہو کر آپ نے اس امر کو ہرگز پسند نہ کیا کہ کسی مسجد میں بیٹھ کر اپنی زندگی کے ایام کو بسر کریں۔ یا وعظ گوئی اور فتوےٰ نویسی کے ذریعہ سے کوئی امتیاز حاصل کریں۔ بلکہ آپ نے اپنے لئے یہ پسند کیا۔ کہ ان خصوصیتوں سے جو اس زمانہ کے علماء کے لئے مایۂ ناز تھیں کنارہ کش ہو کر ایک معلم کی زندگی بسر کریں۔ تا وہ نئی نسل پر اپنا اثر ڈال سکیں۔ بطور اپنے مقصد زندگی جس چیز کو انہوں نے بطور پیشہ اختیار کیا وہ "مدرسی" ہی تھا تعلیم و تدریس کا اس قدر شوق اور جوش تھا کہ آپ نے قریباً آخر وقت تک اس شغل کو جاری رکھا آپ شروع میں امرتسر کے "مدرسۃ المسلمین" میں ملازم تھے اس مدرسہ میں ایک شاخ علوم عربیہ کی تھی قاضی صاحب اکیلے وہاں مدرس تھے۔ انجمن اسلامیہ کے ارکان۔ آپ کی نیک نفسی' قابلیت' اور اپنے فرض منصبی کی ادائیگی میں مستعدی اور چستی کے قائل تھے۔

قبولیت احمدیت

آپ 1893ء میں حضرت مسیح موعود کے خدام میں شامل ہو گئے۔ آپ کے سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کا واقعہ ایک نشان آسمانی ہے وہ واقعہ یوں بیان ہوتا ہے کہ جب 22۔ مئی سے 5 جون 1893ء تک امرتسر میں سیدنا حضرت مسیح موعود کا عبداللہ آتھم کے ساتھ مباحثہ ہوا تھا۔ اس مذکورہ مباحثہ کے دوران ہی حضرت قاضی امیر حسین صاحب نے حق کا اعلان کرتے ہوئے بیعت کرلی۔ آپ کی بیعت پر مخالف لوگ سیخ پا ہو گئے۔ اور ہر طرف سے گالیوں کی بوچھاڑ شروع ہوگئی اور سخت شور مچایا۔

(حیات طیبہ ص 166)

قربانیاں اور خدمات

آپ نے 1893ء میں احمدیت قبول کرلی تھی۔ جبکہ آپ فارغ التحصیل ہو کر امرتسر میں "مدرسۃ المسلمین" میں ملازم ہو چکے تھے۔ یہاں بہت مخالفت تھی لیکن چونکہ آپ قابلیت اور فرض شناسی کی وجہ سے ارکان انجمن اسلامیہ میں مقبول عام تھے اور احترام سے دیکھے جاتے تھے اس لئے یہ مخالفت اثر نہ کرسکی۔ لیکن بعض دفعہ یہ خطرہ بڑھ جاتا تھا کہ قاضی صاحب کو یہاں سے الگ ہونا پڑے گا۔

آپ نے سب سے پہلی قربانی یہ کی کہ آپ ملازمت چھوڑ کر قادیان تشریف لے آئے۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں آٹھ یا دس روپے ماہوار پر محض اس وجہ سے کام کرنا شروع کردیا کہ باقی ایام حضرت مسیح موعود کی صحبت میں گذاریں آپ تو فرمایا کرتے تھے کہ اگر میرے بیوی بچے نہ ہوتے تو میں دس روپیہ تنخواہ بھی نہ لیتا بلکہ سکول میں مفت کام کرتا۔

(الفضل 20۔ جون 40ء)

یہ آپ کی بہت بڑی قربانی ہے۔ علاوہ سکول کے اوقات کے گھر پر بھی طالب علموں کا آپ گرد جمگھٹا رہتا تھا۔ مرض الموت میں بھی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے صاحبزادہ مولوی عبدالمنان صاحب کو پڑھایا کرتے تھے۔ جب مدرسہ احمدیہ کی ابتدا ہوئی تو تعلیم الاسلام ہائی سکول سے آپ کی تبدیلی مدرسہ احمدیہ میں ہو گئی تھی۔ جہاں سے آپ پنشن یاب ہوئے

خاندان حضرت مسیح موعود کے بہت سے افراد مثلاً حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اور میر محمد اسحاق صاحب آپ کے شاگردوں میں سے ہیں۔

انجمن فرقانیہ

1893ء و 1894ء میں جب امرتسر میں مخالفت زیادہ بڑھ گئی تو حضرت یعقوب علی تراب عرفانی صاحب کو خیال پیدا ہوا کہ امرتسر کے لوگوں کو منظم کیا جائے تاکہ اپنے تعلقات اخوت بڑھیں اور اپنی قوت کو منظم شکل میں جمع کریں چنانچہ انجمن فرقانیہ کے نام سے ایک انجمن قائم کی گئی۔ اور حضرت قاضی صاحب کو صدر مقرر کیا گیا۔ اس سے قبل انجمنوں کا نظام نہیں تھا۔ ایام صدارت میں قاضی صاحب کی زندگی کے بعض پہلو نمایاں ہوتے ہیں وہ اپنی ذات کے لئے کسی قسم کا تفوق پسند نہ کرتے تھے۔ کسی قسم کی نمائش اور تکلف ان کی عادت میں نہ تھا۔

درس و تدریس

جب آپ سکول کی ملازمت سے ریٹائرڈ ہوئے تو وہ اپنے کام سے فارغ نہیں ہوئے بلکہ ان کا مدرسہ ہمیشہ جاری رہا۔ وہ برابر درس و تدریس کا سلسلہ جاری رکھتے۔ یونیورسٹی کے لئے جو طالب علم تیاری کرتے تھے۔ ہمیشہ قاضی صاحب سے وہ اپنے کورسوں کی تکمیل کرتے تھے۔ آپ نے درس و تدریس کے اس سلسلہ کو اس وقت تک جاری رکھا جب تک ان کی زبان جاری رہی۔

حضرت قاضی امیر حسین صاحب بڑے صاحب الرائے تھے اور سلسلہ کی خدمات میں ہمیشہ پیش پیش رہے تھے۔ مجلس شوریٰ منعقدہ 15' 16' اپریل 1922ء میں آپ بھی مرکزی نمائندہ کے طور پر شریک ہوئے۔ مرکزی نمائندگان میں آپ کا نام پانچویں نمبر پر ہے۔

31۔ مارچ اور یکم اپریل 1923ء کی مجلس شوریٰ میں بھی آپ مرکزی نمائندہ کی حیثیت سے شریک ہوئے آپ کا نام چھٹے نمبر پر ہے اس طرح جب 20' 21' 22 مارچ 1924ء کو مجلس شوریٰ منعقد ہوئی تو آپ جماعتوں کے نمائندوں کے طور پر قادیان کی طرف سے شامل ہوئے۔

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یورپ کے سفر پر روانہ ہوئے تو آپ نے جماعت احمدیہ کے انتظام کے لئے ایک مجلس شوریٰ تجویز فرمائی اس کمیٹی کے دوسرے رکن حضرت قاضی امیر حسین صاحب کو مقرر کیا گیا۔

مالی قربانی

جب پیر سراج الحق نعمانی قادیان ہجرت کر کے آ گئے تو حضور نے ان کے اہل و عیال کے لئے مکان تعمیر کروانے کا ارشاد فرمایا تاکہ ان کو کام پر بھجوایا جاسکے۔ چندہ کا اعلان ہوا تو حضرت قاضی امیر حسین صاحب کی طرف سے چار آنے پیش ہوئے۔

(الحکم 9۔ ستمبر 1899ء)

آپ قادیان میں دینیات کے مدرس تھے۔ تعلیم الاسلام سکول کے لئے بارہ آنے چندہ دیا۔

وفات

قاضی صاحب کی علالت کا سلسلہ بہت لمبا ہوا مگر اس علالت کے زمانہ میں انہوں نے رضاء بالقضاء کا زبردست ثبوت دیا اپنی زبان پر یا اعمال سے کسی قسم کی شکایت نہیں کی بلکہ صبر اور حوصلہ سے اسے برداشت کیا۔ حضرت یعقوب علی صاحب تراب عرفانی فرماتے ہیں جب میں نے انہیں جاکر دیکھا باوجود سخت تکلیف کے بھی مطمئن پایا۔ قاضی صاحب کی علالت میں بارہا ایسے مواقع آئے کہ سمجھا جاتا تھا کہ شاید یہ ان کا آخری وقت ہے لیکن وہ بچ جاتے رہے۔ اور میں ہمیشہ یہ سمجھتا تھا کہ یہ اس حدیث کا عملی اظہار ہے کہ اللہ تعالیٰ کو نیک بندوں کی روح قبض کرنے میں تأمل ہوتا ہے۔ بہرحال آخری وقت آگیا اور آپ 24۔ اگست 1930ء کو شام پانچ بج کر بیس منٹ پر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ 25۔ اگست 1930ء صبح نو بجے کے قریب باغ میں حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب نے آپ کا جنازہ جماعت قادیان کے ساتھ پڑھا اور بہشتی مقبرہ میں رفقاء کے قطعہ میں آپ کو سپرد خاک کیا۔

سیرت

حضرت یعقوب علی صاحب تراب عرفانی فرماتے ہیں جب آپ فارغ التحصیل ہو کر آئے تو اہلحدیث کی روح ان میں بولتی تھی۔ اہلحدیث کے لئے وہ زمانہ نہایت مشکلات کا تھا ان کے خلاف ایک طوفان بے تمیزی برپا تھا ہر طرف سے شدید مخالفت تھی۔ حضرت قاضی صاحب نے اس مخالفت کی پرواہ نہ کی۔ اور جس چیز کو حق سمجھتے تھے اس قبول کرنے کے لئے وہ ہر مصیبت کو آسان سمجھتے تھے۔ یہ جذبہ ان میں آخیر وقت تک رہا۔ آپ نے حدیث میں ایک خاص مقام پیدا کیا۔ نبی اکرم ﷺ سے ایک خاص محبت تھی۔

(الفضل 7۔ ستمبر 30ء)

سادگی

آپ اپنی ذات کے لئے کبھی کسی قسم کا تفوق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پسند نہیں کرتے تھے کسی قسم کی نمائش اور تکلف ان کی عادت نہ تھا۔ ان کی زندگی نہایت سادہ تھی ہر قسم کی ریاکاری سے مبرہ تھی۔ باوجود "جہیر الصوت" ہونے کے ہمیشہ آہستہ آہستہ کلام کرتے تھے اور جوش کی حالت میں بھی او نیک بختا! کہہ کر آغاز کلام کرتے تھے۔

آپ بہت ہی خاموش طبیعت تھے۔

اسی طرح آپ کی سیرت کے اور بہت سے پہلو نمایاں نظر آتے ہیں مثلاً

"مباحثہ میں اپنے موضوع کی تائید پوری قوت اور بصیرت سے کرتے تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاول حضرت قاضی صاحب کی قرآن فہمی کی اکثر داد دیتے تھے اور ان کے نکات قرآنی کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

آپ عام انتظامی معاملات میں اپنے احباب سے پورا تعاون کرتے اور ان کی رائے کی قدر کرتے۔ اپنی منوانے کی کبھی کوشش نہیں کرتے تھے البتہ دینی معلومات میں وہ اپنی تحقیقات پر مصر ہوتے تھے۔

اطاعت

اطاعت کا جذبہ آپ میں انتہا کا تھا اس بارے میں حضرت یعقوب علی صاحب عرفانی یوں رقمطراز ہیں۔

"قاضی صاحب جب مدرسہ احمدیہ میں تبدیل ہوئے تو شیخ عبدالرحمان صاحب مصری ہیڈ ماسٹر تھے۔ جو قاضی صاحب کے شاگرد بھی تھے اور عمر میں چھوٹے بھی۔ مگر قاضی صاحب نے اپنے قول یا فعل سے کبھی بھی ایک آن کے لئے یہ ظاہر نہ ہونے دیا کہ وہ ان کی ماتحتی میں کام کرنا اپنے لئے باعث ہتک سمجھتے ہیں انہوں نے نہایت بشاشت اور خوشی سے ان کی ماتحتی کو قبول کیا بحیثیت ماتحت کے ان میں اطاعت فرمانبرداری اور تعاون کی بہت قیمتی روح تھی۔

حضرت مسیح موعود سے محبت

حضرت مسیح موعود سے حضرت قاضی کو خاص عشق اور انتہائی محبت تھی حضور کی اطاعت میں آپ گداز تھے۔ حضرت مسیح موعود کو قبول کرنا قاضی صاحب جیسے عالم کا بہت بڑی قربانی اور اخلاص کا اظہار تھا آپ ہمیشہ حضرت اقدس کے پاس قریب ہی تشریف رکھتے۔

حضرت کی مجلس میں وہ کبھی سوال نہ کرتے حضرت خلیفہ اول سے علمی مذاکرہ کیا کرتے تھے۔ لیکن جب آپ خلیفہ ہوئے تو اپنی حالت میں تبدیلی پیدا کرلی۔ حضرت خلیفہ ثانی کے متعلق بھی ان کا یہی طریق تھا۔ کہ بہت ہی کم استفسار کرتے خلافت کے فتنہ میں انہوں نے کسی وجاہت اور شخصیت کا ساتھ نہیں دیا بلکہ حق کی تائید کے لئے مردانہ وار کھڑے رہے۔

پابندی وقت

قاضی صاحب اپنے اوقات کو ضائع کرنے سے ہمیشہ پرہیز کرتے اور پابندی وقت کا بہت بڑا لحاظ رکھتے مدرسہ میں جب تک رہے ٹھیک وقت پر حاضر ہوتے اور اپنے وقت کا بہترین استعمال کرتے۔ طالب علموں کو بھی وقت ضائع نہ کرنے دیتے' اگر کسی مجلس مشورہ میں بلایا جاتا تو پابندی وقت کے ساتھ پہنچ جاتے' بلکہ سب سے پہلے پہنچنے والوں میں ہوتے۔

صاف گوئی

صاف گوئی کے لئے آپ ہمیشہ مشہور رہے اور اس کے لئے وہ کسی شخصیت کی پرواہ نہ کرتے تھے بعض اوقات اس صاف گوئی میں شدت بھی پیدا ہو جاتی تھی اور غصہ اور جوش کے جذبات مل جاتے تھے۔ لیکن ان کے ساتھ کسی قسم کے انتقام کے جذبات نہ تھے۔ قاضی صاحب نہایت دیانتدار تھے ان کی دیانتداری کی ایک مثال کا اظہار ان ایام علالت میں ہوا۔ ایک شخص نے اپنے بعض مصالح کی بنا پر کچھ ارضی ان کے نام پر خرید کی ہوئی تھی۔ کاغذات اور دستاویز میں قاضی صاحب کا نام تھا مگر آپ نے وفات سے قبل اپنی علالت کی شدت کا احساس کرکے اس کا اظہار کردیا کہ میرا اس سے کوئی تعلق نہیں یہ فلاں شخص کی ہے۔

خلیفۃ المسیح الثانی سے

عقیدت اور محبت

حضور کے ساتھ محبت و عقیدت اس وجہ ہی سے نہیں تھی کہ وہ مسیح موعود کی اولاد میں سے ہیں بلکہ آپ کے کمالات کی وجہ سے ان سے محبت رکھتے تھے۔ اور خدا تعالیٰ کی ایک آیت رحمت انہیں یقین کرتے تھے۔ خلیفۃ المسیح بھی آپ سے محبت رکھتے تھے۔ آپ کی علالت کے ایام میں روزانہ خیریت کی خبر منگواتے رہے اور جب شملہ سے چند روز کے لئے آئے تو گھر جانے سے قبل حضرت قاضی صاحب کے پاس پہنچے۔

آپ غرباء سے بہت محبت اور حسن سلوک کیا کرتے تھے سکول کے ایام میں کبھی کسی کی فیس معاف کروا دیتے کبھی کسی کا وظیفہ لگوا دیتے۔

"پان" کے زیر عنوان حضرت سراج الحق صاحب نعمانی نے مضمون لکھا جس میں قادیان کی گذشتہ حالت اور موجودہ ترقی کا نقشہ کھینچا اور ان احباب کے نام لکھے جنہوں نے ہجرت کی ان میں آپ کا نام پانچویں نمبر پر درج کیا۔

(الحکم 30- اپریل 1914ء)

حضرت قاضی صاحب کے متعلق مکرم مولوی عبدالکریم صاحب جہلمی نے مندرجہ ذیل واقعات لکھوائے جو حضرت قاضی صاحب کی سیرت کو کئی پہلو سے واضح کرتے ہیں۔ آپ نے بتایا

"میں 1919ء میں مدرسہ احمدیہ میں داخل ہوا اس وقت قاضی صاحب مدرسہ احمدیہ میں مدرس تھے۔ ہم حضرت قاضی صاحب سے حدیث اور فقہ پڑھتے رہے۔ قاضی صاحب پرانی وضع کے استاد تھے بڑے جوش سے پڑھاتے تھے۔ اور اپنے طالب علموں کو اپنے بچوں کی طرح محبت اور شفقت سے پڑھاتے جب ہمارا کورس ختم نہ ہوتا تو گھر پر بلا کر پڑھایا کرتے تھے بعض قرآن شریف کی آیات کے اپنے مخصوص معانی بھی کیا کرتے تھے اور احادیث میں بعض مسائل میں دوسرے احمدی علماء سے اختلاف رکھتے تھے اور اپنے عقیدے کو بڑی شدت سے پیش کرتے تھے۔ لیکن کبھی دوسرے سے بحث کی صورت پیدا نہیں ہوتی تھی۔ قاضی صاحب بڑے مضبوط اور جری انسان تھے۔ احمدیت قبول کرکے بھی وہ امرتسر کے مدارس میں تدریس کا کام کرتے رہے اور اس دوران میں جب کبھی قادیان آنے کا موقعہ ملتا تو بعض دفعہ بٹالہ سے قادیان تک پیدل آتے۔ ایک دفعہ بتایا کہ میں بٹالہ سے قادیان آ رہا تھا۔ تو راستہ میں ایک چور ان سے ملا' قاضی صاحب کے پاس بڑی مضبوط لاٹھی ہوا کرتی تھی۔ جب اس چور نے قاضی صاحب سے چھیڑ چھاڑ کرنا چاہی تو قاضی صاحب نے اس پر لاٹھی چلائی چور خوفزدہ ہو کر قاضی صاحب سے معذرت کرنے لگا۔ قاضی صاحب نے کہا کہ سیدھا میرے آگے چلو اور رستہ بتاؤ۔ قادیان کے قریب جا کر اس کو جانے کی اجازت دے دی۔

قاضی صاحب بہت جوشیلے اور غیور تھے تاہم اپنے اساتذہ اور تلامذہ سے شفقت سے پیش آتے تھے فرمایا کرتے تھے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو عبادت کے لئے پیدا کیا ہے میں تو وضو کرکے بستر پر بیٹھ جاتا ہوں اور نفل پڑھنے شروع کرتا ہوں جب نیند آ گئی تو سو گئے جب بیدار ہوئے تو پھر نفل شروع کردیئے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

کوئی کمزوری قربِ الٰہی سے روک نہیں سکتی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

جب سب گناہوں سے بچ جائیں گے اور ساری کمزوریاں دور ہو جائیں گی تب ہم خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ شیطان کے دھوکے اور وسوسے ہیں۔ کوئی گناہ اور کوئی کمزوری خدا کے قرب سے نہیں روک سکتی۔ گناہ اور کمزوریاں چلتے چلتے اس طرح جھڑتی جاتی ہیں جس طرح ایک آدمی چلتا جاتا ہے اور اس کی جوتی سے کانٹے جھڑتے جاتے ہیں جس طرح مضبوط کپڑے کا کوٹ پہن کر کانٹوں میں سے گزرنے والا جب کسی کانٹے سے اٹکتا ہے تو ٹھہرتا نہیں۔ بلکہ جھٹکا دے کر چھڑا لیتا ہے۔ اور آگے روانہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تمہارے کاندھوں پر بھی دین کا کوٹ ہے۔ اور تم اس قسم کی رکاوٹوں سے ٹھہرو نہیں بلکہ انہیں پیچھے چھوڑ کر آگے گزرتے جاؤ۔ یہ چیزیں تمہارے راستہ میں روک نہ ہوں۔ اور تم اس فکر میں مت پڑو کہ ان کو ہٹا لیں تو پھر آگے بڑھیں گے۔ اگر تم اس کے ہٹانے میں لگے رہو گے تو اسی میں رہ جاؤ گے۔ دیکھا گیا ہے۔ ایک کانٹا لگنے پر اگر اسے ٹھہر کر ہٹانے لگیں تو دوسرا لگ جاتا ہے۔ لیکن اگر بغیر ٹھہرے جھٹکا دے دیا جائے تو آسانی سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ پس ان روکوں کی فکر میں مت رہو۔ یہ خود گرتی اور ہٹتی جائیں گی۔

تمہارا کام یہ ہے کہ قرب الی اللہ کے لئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے جاؤ۔ (عبادتوں) میں روزوں میں۔ ایک دوسرے سے سلوک میں' معاملہ کرنے کرانے میں' قرضہ لینے اور دینے میں' بات چیت میں افسر یا ماتحت ہونے کی حالت میں' بیوی بچوں کے معاملہ میں غرضیکہ ہر بات میں یہی غرض تمہارے مدنظر ہونی چاہئے۔ کہ قرب الی اللہ حاصل ہو۔ اگر تم سے کوئی غلطی ہوتی ہے۔ کوئی کمزوری سرزد ہوتی ہے۔ کوئی نقص واقع ہوتا ہے تو یہ نہیں کہ اس مقصد کو چھوڑ دو۔ بلکہ اور زیادہ کوشش کرو۔ جس طرح ایک لکھنے والا پہلے خراب لکھتا ہے۔ لیکن بار بار لکھنے سے اچھا لکھنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تم بھی مستقل رہو گے۔ تو سب نقص دور ہو جائیں گے۔

پس تم اپنی کسی کمزوری کی طرف مت دیکھو۔ بہت لمبے رستہ تک کمزوریاں ساتھ جاتی ہیں۔ ان سے ڈرنا نہیں چاہئے۔ اور ہاتھ آگے ہی آگے بڑھنا چاہئے۔ اگر کسی بات میں کمزوری ہو تو اسے پھر کرو۔ پھر کرو۔ پھر کرو حتیٰ کہ تمہیں خوب مشق ہو جائے۔ اور جب مشق ہو جائے گی۔ تو اس کے کرنے میں کوئی روک نہ پیش آئے گی لیکن اگر تم یہ کہو کہ کمزوری دور کرکے پھر اسے کرنا شروع کریں گے۔ تو پھر نہیں کر سکو گے۔ اصل مقصد کو تمہیں مدنظر رکھنا چاہئے۔ کانٹے مدنظر نہیں ہونا چاہئیں۔ ان کو نکالنے نہ بیٹھ جاؤ۔ بلکہ ان کو دور کرو۔ جس طرح راستہ چلتا ہوا مسافر جھٹکا دے کر اپنا دامن چھڑا لیتا ہے اور اس مقام پر پہنچنے کی کوشش کرو۔ کہ جہاں پہنچ کر انسان ابتلاؤں سے بچ جاتا ہے۔ اور جہاں یہ خطرہ نہیں رہتا کہ وہ غلط راستہ پر ہے۔ اعمال میں کمزوری ہو تو ہو۔ مگر یہ ایسی حالت ہو گی جیسے ایک بیمار اچھا تو ہو گیا۔ مگر کمزوری کی وجہ سے اس کا قدم صحیح طور پر نہ پڑتا ہو۔ دیکھو نمونیہ یا محرقہ کی بیماری ہے۔ محرقہ پہلے تھوڑا ہوتا ہے مگر جس کو ہو گا ڈاکٹر اسے دیکھ کر کانپ جائے گا۔ کہ نہ معلوم اس کا کیا حال ہو گا۔ لیکن جب محرقہ انتہا کو پہنچنے کے بعد کم ہو جاتا ہے تو وہی ڈاکٹر جو پہلے دن 99 درجہ پر خطرہ محسوس کر رہا تھا۔ وہی اب 102 درجہ پر خوش ہو گا۔ اس پر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس دن تو وہ 99 درجہ پر گھبراتا تھا مگر آج پندرہ دن کے بعد 102 درجہ پر خوش ہو رہا ہے تو بیوقوف ہو گا۔ کیونکہ اس دن وہ 99 درجہ میں ترقی کی روح دیکھتا تھا اس لئے گھبراتا تھا۔ اور اب 102 درجہ میں تنزل کے آثار دیکھتا ہے اس لئے خوش ہے۔ پس جب قدم آگے بڑھ رہا ہو اور دیکھے کہ قرب الی اللہ کی طرف جا رہا ہے۔ تو کمزوریاں خواہ کیسی ہی ہوں۔ ان کی پرواہ نہ کرے لیکن اگر دیکھے کہ وہ کوئی گناہ نہیں کرتا۔ مگر خدا کے قرب کی طرف اس کا قدم نہیں جا رہا۔ اس کے دل میں قرب الی اللہ کے لئے کوئی تڑپ نہیں تو وہ سمجھ لے کہ اس کی محرقہ بخار چڑھنے کی حالت ہے۔ جو سخت خطرناک ہے۔

(از خطبہ 2 دسمبر 1921)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ہدایت اللہ ہادی صاحب

دنیائے کمپیوٹر کے لئے ایک عظیم چیلنج

انسانی معاشرہ جوں جوں ترقی کرتا گیا مسائل کا عفریت بھی طاقتور ہوتا چلا گیا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ ابتدائے آفرینش سے ہی بیشتر مسائل انسان کے اپنے پیدا کردہ تھے' اور رہیں اور ہمیشہ رہیں گے...... اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ انسان مسائل سے گھبرا کر ترقی کی منازل طے کرنا چھوڑ دے۔ مقصد صرف یہ ہے کہ ان مسائل کی نشاندہی قبل از وقت ہونی چاہئے تاکہ ان سے نبٹنے کا اہتمام کیا جاسکے۔

کمپیوٹر کی ایجاد سے جہاں انسانی ترقی کی رفتار تیز سے تیز تر ہوئی ہے وہاں نت نئے مسائل بھی سامنے آئے ہیں۔ آج ان میں "دو ہزار بگ Bug والا مسئلہ سب سے بڑا ہے جو اپنی نوعیت کے اعتبار سے بھیانک معلوم ہو رہا ہے۔ اس جائزے کا مقصد اس بگ کی ہولناکی کو اجاگر کرنا ہے۔ انسانی تاریخ میں پہلی بار ایک ایسا مسئلہ سامنے آیا ہے جو ترقی کا پہیہ غلط سمت میں گھما سکتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ آج انسانی صلاحیتوں کے لئے ایک عظیم چیلنج ہے یا اس کو ایک کڑا امتحان درپیش ہے۔

علوم وفنون کی آگہی اور انسانی ترقی کے اعتبار سے گذشتہ تین صدیاں اہم ترین شمار ہوتی ہیں۔ سترھویں صدی کے آخر میں

Sir Isaac Newton, (1642-1727)

نے Laws of Mechanics قوانین مکانیات مرتب کئے۔ اور Laws of Motion حرکت کے قوانین ہمارے سامنے آئے۔ حرارت' رقیق اشیاء کے بہاؤ اور Laws of Gravity کشش ثقل کے قوانین سے انسان روشناس ہوا۔ اس کے ساتھ ساتھ علم ریاضی کی انقلابی شاخ کیلکولس سے ہم باخبر ہوئے۔ اس علم وآگہی کے نتیجہ میں اٹھارھویں صدی "میکانکی صدی" قرار دی گئی۔ اس کے بعد انیسویں صدی میں انسان بھاپ کی طاقت سے متعارف ہوا۔ بیسویں صدی جس میں ہم سانس لے رہے ہیں جو اکیسویں صدی کے سنگم پر کھڑی ہے اس اعتبار سے اہم ترین ہے کہ اس صدی میں میکانکی دماغ یعنی کمپیوٹر ایجاد ہوا۔ جس نے انسان کا دماغی بوجھ ہلکا کرکے ترقی کو چار چاند لگا دئے ہیں۔ Information اطلاعات کو یکجا کرکے ان سے استفادہ کرنا اور برق رفتاری سے مطلوبہ نتائج اخذ کرنا' اس صدی کے کمپیوٹر کا کمال ہے۔

Michael Faraday, (1791-1867)

اور

James Clerk Maxwell, (1831-1879)

نے برقیات کے نئے نئے گوشے آشکار کئے۔ رہی سہی کسر

Albert Einstein, (1879-1955)

نے پوری کر دی۔ (Maxwell) نے برقی مقناطیسی شعاؤں کا حسابی تجزیہ ایجاد کرکے Laws of Electromagnetic برقی مقناطیسی قوانین مرتب کئے۔ اور ہم صحیح معنوں میں الیکٹرانک دور میں داخل ہوئے۔

ابتدائی میکینیکل کمپیوٹر انیسویں صدی میں ایجاد ہوچکا تھا۔ لیکن اس کی ضخامت مضحکہ خیز حد تک وسیع و عریض تھی۔ اور کارکردگی کے اعتبار سے نہایت سست رفتار تھا۔ ایک بڑے کمرے مین نصب شدہ آہنی مشین اگر دو گھنٹے میں دو کا پہاڑا پڑھے تو اسے آپ مضحکہ خیز نہیں تو اور کیا کہیں گے۔

بیسویں صدی میں جب Semiconductors' مشینوں اور کمپیوٹر کی ضخامت چھوٹی ہو گئی تو پھر Integrated Circuit منظر عام پر آئے۔ Semiconductors نے کمپیوٹر میں Gates کا انقلابی اضافہ کیا۔ سادہ الفاظ میں یہ ایک ایسا دروازہ ہوتا ہے جو مطلوبہ اطلاعات یا Inputs سے کھلتا ہے۔

قابل ذکر بات یہ ہے کہ داخلی اطلاع یا تو ہوگی یا نہیں ہوگی۔ اطلاع کے وجود کو عدد ایک کے ہندسہ سے اور عدم وجود کو صفر سے ظاہر کیا جاتا ہے۔ 0 1 جسے Binary Digits کہتے ہیں۔ ایک اور صفر کے درمیان Inputs کا وجود ناقابل قبول ہوتا ہے۔ اس طرح کمپیوٹر میں Gates کی وجہ سے یادداشت کو پسندیدہ حیثیت حاصل ہو گئی۔ اور Boolean Algebra سے ہم موجودہ عہد کے کمپیوٹر میں داخل ہوئے۔

کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں Gates کی وجہ سے یادداشت Memory کا اضافہ تو ہو گیا لیکن پروگرامنگ کی صلاحیت ابھی تک مفقود تھی۔ یعنی "جو کچھ دو' وہی کچھ حاصل کرو" والا معاملہ تھا۔ یادداشت سے استفادہ کرکے نئی نئی اطلاعات فراہم کرنا کمپیوٹر کے لئے ابھی ناممکن تھا جیسے انسانی دماغ گردوپیش کے حالات سے باخبر ہوکر ایسی چیز پیش کرتا ہے جو معروضی حالات سے بالکل مختلف ہوتی ہے۔

کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں Micro Prosessor منظر عام پر آیا تو یہ مشینی دماغ ہدایات وصول کرنے کے بعد منطقی نتائج اخذ کرنے کے قابل ہوگیا۔ اور اس میں پروگرامنگ کی صلاحیت آگئی۔ اس سے پیشتر یادداشت کا خانہ صرف Storage ذخیرہ کا فرض ادا کرتا تھا۔ جیسے ہم کسی جنس مثلاً آم کو ٹھنڈی جگہ پر ذخیرہ کردیتے ہیں اور بوقت ضرورت وہ ذخیرہ شدہ آم استعمال کرلیتے ہیں۔ چنانچہ پروگرامنگ کی وجہ سے اس مشینی دماغ نے برق رفتاری سے منطقی نتائج مرتب کرکے انسان کو خیرہ کر دیا۔ دیکھا جائے تو تیز رفتاری ہی انسان کی کامیابی وکامرانی کی کلید رہی ہے۔ فوج کی تیز رفتاری سے نقل وحرکت فتح سے ہمکنار ہوتی ہے۔ تیز رفتار انسان' سست رفتار انسان سے بہت آگے ہوتا ہے۔ وغیرہ' وغیرہ۔

کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں Micro کی اصطلاح قدم قدم پر استعمال ہوتی ہے اور اس سے مراد کسی شئے کا دس لاکھواں حصہ ہوتا ہے۔ اسے Macro سے خلط ملط نہیں کرنا چاہئے۔ چونکہ Macro Cosm عظیم کائنات اور عظیم نظام کا ایک ننھا سا اظہار ہے۔

چھوٹے سے Calculater سے لے کر Super Computer تک یہ مشینی دماغ ہماری زندگی میں داخل ہوا تو ہم رفتہ رفتہ اس کے عادی ہوتے چلے گئے اور آج یہ عادت "محتاجی" کا روپ دھار چکی ہے زندگی کے ہر شعبہ میں اس کا عمل دخل ہے۔ جیسے ذرائع نقل وحمل' ٹیلیفون کا نظام' ذرائع ابلاغ' زراعت' معاشی اور معاشرتی نظام تک کمپیوٹر کا مرہون منت ہو کر رہ گیا ہے۔ اس مشینی دماغ کی اچھائیوں اور خوبیوں سے انسانی آنکھ اس قدر خیرہ ہوگئی کہ مستقبل کے خطرات کو اس نے یکسر نظر انداز کر دیا۔ یہ ایک تلخ حقیقت ہے کہ انسان کو خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ زندگی کا سارا نظام کمپیوٹر کا محتاج ہو جائے گا۔ اس طرح انسان سے اندازے یا سوچ کی غلطی سرزد ہو گئی جس کا خمیازہ 31۔ دسمبر 1999ء رات بارہ بجے کے فوراً بعد اسے بھگتنا ہوگا۔

جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے یا اسے جاننا چاہئے کہ کمپیوٹر کے دو بنیادی نظام ہوتے ہیں۔ پہلا نظام Hard Ware اور دوسرا نظام Soft Ware کہلاتا ہے۔ سادہ الفاظ میں کمپیوٹر جن کل پرزوں پر مشتمل ہوتا ہے Central Processing Unit' مانیٹرنگ یونٹ' Key Board' پرنٹر وغیرہ' اور اس کے اندر کا نظام Hard Ware کہلاتا ہے۔ وہ پروگرام' وہ اطلاعات وہدایات جو ہم کمپیوٹر کو فراہم کرتے ہیں Soft Ware کے زمرہ میں آتی ہیں۔ جیسے کمپیوٹر کی فلاپی تو Hard Ware ہے جب کہ اس پر نقش ساری اطلاعات Soft Ware ہوتی ہے۔ اس مشین کی اہم ضرورت کے تحت اس میں Master Clock رکھا گیا ہے جسے Real Time Clock کہتے ہیں۔ یہ ہر کمپیوٹر کا لازمی جزو ہوتا ہے۔ اس میں چھوٹے یا بڑے کمپیوٹر کی کوئی قید نہیں۔ یہ Master Clock ہر حالت میں بیدار ہونا چاہئے۔ اسی لئے کمپیوٹر میں اپنا برقی نظام ہوتا ہے جو اس کو Activate یا Alive بیدار رکھتا ہے۔ PC گھریلو کمپیوٹر میں اگر ماسٹر کلاک کی بیٹری کمزور پڑ جائے تو اسے تبدیل کر دیا جاتا ہے لیکن اس کی یادداشت متاثر نہیں ہوتی۔ کیونکہ وہ Hard Disk میں ذخیرہ کی جاچکی ہوتی ہے۔ کم وبیش یہی حال Super Computer کا ہوتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ وہ کمپیوٹر جو زیادہ اہم ہوتا ہے۔ اس کی یادداشت کی حفاظت بھی اتنی ہی بہترین انداز میں کی جاتی ہے۔

کمپیوٹر کا اہم ترین حصہ Real Time Clock ہے جو آج کمپیوٹر کی دنیا میں فساد کی جڑ بنا بیٹھا ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ اس سے بہت پہلے نجات حاصل کرلینی چاہئے تھی تو یہ بہت مضحکہ خیز بات ہوگی۔ کیونکہ کمپیوٹر کی بنیاد "وقت" پر رکھی گئی ہے۔ جسے Time Base کہتے ہیں۔ تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ جب ہم اس مشین کو برقی قوت فراہم کرتے ہیں تو گویا اس کے رگ وریشے میں زندگی عطا کرنے والا خون گردش کرنے لگتا ہے۔ اور اسے بیدار کرنے کے لئے چند ہدایات فراہم کی جاتی ہیں جسے Initialise کرنا کہتے ہیں۔ جیسے ہم کسی سوئے ہوئے انسان کو اٹھا کر کام کرنے کا حکم دیتے ہیں۔ تو وہ سب سے پہلے گھڑی کی سوئی کی طرف دیکھتا ہے یعنی وقت' دن اور تاریخ دیکھتا ہے بالکل اسی طرح جب کمپیوٹر کو اطلاعات یا ہدایات دی جائیں تو یہ احکام کی بجا آوری کے لئے سب سے پہلے ماسٹر کلاک کی طرف رجوع کرتا ہے۔ کہ کیا دن ہے؟ یعنی پیر' منگل' بدھ' جمعرات' جمعہ' ہفتہ' اتوار۔ کیا وقت ہے؟ کیا تاریخ ہے؟ کون سا مہینہ ہے؟ اور کونسا سال ہے؟ جیسے طلوع آفتاب کے ساتھ بیدار ہونے والا مزدور کام کے آغاز سے پہلے دن اور وقت کا تعین کرتا ہے۔ کمپیوٹر کے ماہرین سے غلطی یہ ہوئی کہ کمپیوٹر کو جو کیلنڈر فراہم کیا گیا تھا۔ وہ صرف 31۔ دسمبر 1999ء رات کے بارہ بجے تک کا تھا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس گھڑی کے بعد جب اکیسویں صدی کا آغاز ہوگا یعنی یکم جنوری 2000ء کو مشینی دماغ' ماسٹر کلاک سے وقت اور تاریخ کا مطالبہ کرے گا جو ہمارے حساب سے 31۔ دسمبر رات کے بارہ بجے کے بعد یعنی اکیسویں صدی کا پہلا پل ہو گا۔ ود دوسرے لفظوں میں یکم جنوری 0001ء اور 1999ء کے بعد 2000ء ظاہر ہو گا۔ مگر اس تاریخ اور وقت کا ماسٹر کلاک کے ہاں سرے سے کوئی تصور ہی نہیں۔ لہٰذا اسے وہ غالباً Unidentified ناآشنا قرار دے دے گا۔ اس ناآشنائی کے بعد ظاہر ہے کہ وہ بوکھلا جائے گا' خواہ وہ PC گھر کا کمپیوٹر ہو یا سپر کمپیوٹر ہو۔ اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔

اس کی وضاحت ایک سادہ سی مثال سے کی جا سکتی ہے۔ ایک شخص اندرون ملک یا بیرون ملک فون سے رابطہ قائم کرتا ہے۔ اس کی کال کا بل تیار کرنے کے لئے کمپیوٹر سب سے پہلے تاریخ' مہینہ' سال اور وقت کا تعین کرتا ہے۔ پھر اس کے بعد اس کال کا دورانیہ ریکارڈ کرتا ہے۔ اب اگر یکم جنوری 2000ء کے بعد ماسٹر کلاک میں وہ تاریخ ہے ہی نہیں' تو کمپیوٹر کیا ریکارڈ کرے گا؟ دوسرے الفاظ میں یہ کہا جاسکتا ہے کہ کمپیوٹر Initialise بیدار ہی نہیں ہوگا۔

اس اہم ترین حقیقت کو سمجھنے کے لئے یہ ایک معمولی اور چھوٹی سی مثال ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ اس وقت ہوا اور خلا میں محو پرواز' ہوائی جہاز اور خلائی جہاز کمپیوٹر سے منسلک ہیں۔ بحری جہازوں کو متحرک رکھنے والا نظام بھی کمپیوٹر سے وابستہ ہے۔ ذرائع ابلاغ' زرعی' تجارتی'

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صنعتی، معاشی اور بینکوں کا نظام کمپیوٹر پر منحصر ہے۔ غیر ترقی یافتہ ممالک یا آدم خور قبائلی کمپیوٹر کے بغیر شاید سلامت رہیں، مگر وہ ممالک جن کا دفاعی و خلائی اور معاشی نظام کمپیوٹر سے چل رہا ہے ان کیا بنے گا! یہ کرہ ارض جو آج Global Village بن چکا ہے، اس سے متاثر ہوئے بغیر کیسے رہ سکے گا! یہ کتنی تلخ حقیقت ہے کہ انسانی زندگی کی جملہ آسائشیں، انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی مشین کے قبضہ میں آچکی ہیں۔

اکیسویں صدی کے آغاز میں جو فساد برپا ہونے والا ہے، اس کا اندازہ لگانا بڑا دشوار ہے۔ کمپیوٹر ٹیکنالوجی میں "2 ہزار بگ" والے مسئلے کا ہمیں تین پہلوؤں سے جائزہ لینا چاہئے۔ پہلا اور سب سے اہم مسئلہ Real Time Clock کا ہے، جس کی وضاحت کی جاچکی ہے۔ دوسرا پہلو BIOS یعنی Basic Input Output System کا ہے۔ BIOS سے مراد یہ ہے کہ ہم کس نوعیت کی کمانڈ اپنے کمپیوٹر کو فراہم کرتے ہیں اور اس سے کس قسم کے نتائج کی توقع رکھتے ہیں۔ ہر کمپیوٹر کو Boot کرنے یا اس کا آغاز کرنے کے لئے مناسب اطلاعات کا ہونا بھی بے حد ضروری ہے۔ "مناسب" کا مطلب یہ ہے کہ آیا اس BIOS میں اکیسویں صدی والی تاریخ کو سمجھنے کی صلاحیت موجود بھی ہے یا نہیں۔

دانشوروں نے جدید کمپیوٹر میں یہ صلاحیت رکھ دی تھی۔ اب اگر Real Time Clock اور BIOS دونوں مناسب ہیں تو اکیسویں صدی اس خصوصی کمپیوٹر کے ذریعے خیر و برکت والی ثابت ہو سکتی ہے۔ لیکن اگر Real Time Clock اور BIOS میں سے کوئی ایک بھی "نامناسب" ہوا تو کمپیوٹر بوکھلا جائے گا۔

امر واقعہ یہ ہے کہ 1980ء کے بعد والے عشرے میں تیار ہونے والے کمپیوٹر میں BIOS کا بطور خاص خیال رکھا گیا تھا۔ لیکن ان میں ایک اور غلطی ہو گئی یعنی ان کو مستقبل سے تو وابستہ رکھا گیا مگر ماضی کو یکسر بھلا دیا گیا۔ جیسے 1980ء کے بعد والی تاریخیں تو یادداشت میں رکھ دی گئیں، لیکن اس سے پہلے والی تاریخوں کی طرف توجہ نہیں دی گئی۔

دوسری غلطی یہ سرزد ہوئی کہ چار عددی ہندسوں کی بجائے دو عددی ہندسے استعمال میں لائے گئے۔ اب اکیسویں صدی کا پہلا سال شروع ہو گا تو وہ ظاہر ہے کہ 00 ہو گا اور دوسرا سال 01 ہو گا۔ جس کا جدید BIOS والے کمپیوٹر میں تصور محال ہے۔ یہ بھی صاف ظاہر ہے کہ 1980ء کے بعد 00 سے 79 میں سے کوئی ہندسہ نہیں آئے گا۔ کیونکہ 1980ء سے پہلے کی تاریخیں موجود ہی نہیں ہیں۔ اس طرح نئے دانشوروں کی اکثریت بھی دھوکا کھا گئی۔ اگر چند دانشوروں نے "مناسب" BIOS کا خیال رکھا بھی ہے تو وہ دنیا کے نظام کو چلانے کے لئے قطعی طور پر ناکافی ہے۔ کیونکہ یہ مقامی علاج آفاقی، ہمہ گیر اور عالمگیر تو نہیں بن سکتا۔

تیسرا پہلو Software پروگرام کا ہے۔

اس وقت دنیا میں لکھو کھا پروگرام ہیں جو زیر استعمال ہیں۔ اور دن رات نت نئے پروگرام لکھے جا رہے ہیں۔ پروگرامرز اپنی محنت شاقہ کا کثیر معاوضہ وصول کرتے ہیں جس سے ترقی یافتہ ممالک بخوبی واقف ہیں۔ خاص طور پر کسی پروگرام میں ترمیم و اضافہ کا کام اصل پروگرام سے بھی زیادہ مشکل ہوتا ہے بلکہ بسا اوقات ناممکن ہو جاتا ہے۔ اس لئے دنیا بھر کے تمام پروگراموں میں اس تبدیلی کو لانا جوئے شیر لانے سے کم نہیں۔ بڑی بڑی کمپنیاں کمپیوٹر انجینئرز کو اس کام کے لئے جو معاوضہ ادا کریں گی اس کا صحیح اندازہ لگانا ایک عام آدمی کے لئے ناممکن ہے۔

بہرکیف اب تمام پروگرام Software اس نوعیت کے ہونے چاہئیں جو اکیسویں صدی میں کمپیوٹر کو بیدار کر سکیں۔ اور کمپیوٹر کے لئے قابل قبول ہوں۔ اس کے علاوہ قابل اعتماد منطقی نتائج بھی مرتب کر سکیں۔ گویا Real Time Clock Basic Input Output System اور Software تینوں مناسب ہوں گے تو کام چلے گا۔ ورنہ بحر و بر اور خلاء میں ایک عالمگیر فساد برپا ہو گا۔ اور دنیا کے کاروبار معطل ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ ہر وہ مشین جس کی کارکردگی کمپیوٹر کی محتاج ہے ناقابل اعتبار ہو جائے گی۔

عہد حاضر میں انسانی زندگی کا ہر شعبہ کمپیوٹر کا اس قدر محتاج ہو چکا ہے کہ ہمارے پاس اب واپسی کا کوئی راستہ ہی نہیں رہا۔ کہنے کو تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ جدید آسائشوں کے بغیر تو زندگی گزاری جا سکتی ہے جیسے بجلی، ٹیلیفون، جدید ذرائع نقل و حمل، تیز تر ذرائع ابلاغ، Stock Exchange، زرعی و معاشی نظام وغیرہ، ان تمام سہولتوں کے بغیر بھی زندگی گزاری جا سکتی ہے۔ لیکن یہ کہنا جتنا آسان ہے اس پر عمل کرنا اتنا ہی مشکل ہے بلکہ ناممکن بھی۔ آج کرہ ارض کے تھانے دار ملک امریکہ کے مرد اول بل کلنٹن سے لے کر ایک عام انسان تک بے حد فکر مند ہے کہ یکم جنوری 2000ء کے بعد زندگی کا کاروبار کیسے چلے گا۔ اس کا ایک ہی حل ہے کہ اکیسویں صدی سے پہلے پہلے ہم Real Time Clock Basic Input Output System اور Software کی اصلاح کر لیں ورنہ 31۔ دسمبر 1999ء کو رات کے بارہ بجے کے بعد عالمگیر تاریخ انسانی کا پہیہ الٹا گھومنا شروع کر دے گا۔ وقت کم ہے اور کام بہت زیادہ ہے۔

یکم جنوری 2000ء کو جب ہمارا کمپیوٹر Real Time Clock کو پڑھے گا تو ناقابل فہم صورت حال سے دوچار ہو گا۔ وہ صورت حال کیا ہو گی، اس کے متعلق ابھی وثوق سے کچھ نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ بوکھلائے ہوئے، دیوانے اور پاگل کی حرکات کے متعلق کچھ کہنا بھی تو پاگل پن ہی ہوتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

راشدہ سلطانہ صاحبہ

صفائی اور ہم

جب ہم گھر سے باہر نکلتے ہیں تو جگہ جگہ بکھرے ہوئے گندگی کے ڈھیر ہمارا استقبال کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم میں سے ہر کوئی نفرت کا اظہار کرتا ہے۔ اور سارا غصہ آجا کے حکومت کو یا انتظامیہ کو برا بھلا کہہ کر نکالتا ہے۔ لیکن اگر ہم ایک منٹ کے لئے رکیں اور سوچیں کہ یہ گندگی آئی کہاں سے؟ تو سب کچھ عیاں ہو جائے گا کہ یہ حضرت انسان کا ہی کیا دھرا ہے۔ تھوڑا سا اور ذہن پہ زور دیں زیادہ نہیں۔ تو یہ بھی ظاہر ہو جائے گا۔ کہ ان کا سدباب کرنا بھی اسی کے اختیار میں ہے۔ صرف اور صرف دوسروں پہ یا حکومت اور انتظامیہ پہ انحصار چھوڑ دیں اور اپنی مدد آپ کے تحت بہت سے مسائل حل ہو سکتے ہیں۔

اس سلسلے میں میرے خیال میں اگر صرف چند باتوں کا خیال رکھا جائے تو ہمارا ملک صاف ستھرا ہو سکتا ہے۔

(1) ہم میں سے ہر کوئی اس حدیث کو ذہن میں رکھے کہ "صفائی نصف ایمان ہے" اور اس پر عمل کرے تو بہت سے مسائل دور ہو سکتے ہیں۔ اگر اس کو گھر کے ایسے حصے پر لکھ کر چسپاں کر دیا جائے جہاں ہر آنے جانے والے کی نظر پڑے۔ کم از کم کچھ تو احساس ہو کہ صفائی بھی کوئی چیز ہے۔

(2) پہلے تو گھر میں گندگی ڈالی ہی نہ جائے اس طرح باہر بھی گندگی نہیں جائے گی اس سلسلے میں شاپنگ بیگ سب سے بڑا مسئلہ ہیں۔ لیکن اگر ہم غور کریں تو پتہ چلے گا کہ کتنی ہی چیزیں ہیں جنہیں ہم شاپنگ بیگ کے بغیر لا سکتے ہیں۔ مثلاً سبزی و چائے وغیرہ اور نمک مرچوں جیسی چیزوں کے لئے پلاسٹک کے لفافوں کا استعمال نہ کیا جائے بلکہ دوسرے کاغذ کے لفافے بھی استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ اور اگر کوئی مائع چیز لانی ہو تو گھر سے برتن لے کر جائیں۔ جب بھی بازار جائیں تو کپڑے کا تھیلا یا ٹوکری لے جائیں۔ اس طرح شاپنگ بیگ کے استعمال میں کافی حد تک کمی کی جا سکتی ہے۔

(3) گلی یا محلے کی صفائی کے سلسلے میں پہلی بات تو یہ ہے۔ ہر کوئی اپنے گھر کے آگے سے صفائی کرے لیکن اگر ایسا ممکن نہیں ہے تو گلی یا محلے کے لوگ مل کر خود سے اپنی کمیٹی بنائیں جس میں اس گلی یا محلے کے ہر گھر کا ایک فرد ضرور شامل ہو اس طرح اجتماعی طور پر اس گلی یا محلے کی صفائی کی جائے۔ اور اس گلی یا محلے میں ڈسٹ بن کا انتظام بھی وہی کمیٹی کرے صرف ایک دفعہ ہی ایسا کرنا پڑے گا۔ اسی طرح بازاروں میں بھی چند دوکاندار مل کر صفائی کا خیال رکھ سکتے ہیں۔

(4) اسی طرح بسوں اور گاڑیوں میں ڈرائیور اور کنڈیکٹر حضرات خود اس بات کی نگرانی کریں اور ڈسٹ بن کا گاڑی میں انتظام کریں یا پھر اگر مسافر کوئی چیز کھاتے ہیں۔ تو مسافر حضرات خود سے اس بات کا خیال رکھیں یا ڈرائیوران کو اس بات کی طرف توجہ دلائیں کہ وہ چھلکے بس میں یا سڑک کے کنارے نہ پھینکیں بلکہ جہاں کہیں ڈسٹ بن آئے اس میں پھینکیں بس سے اترنے کے بعد۔

(5) ڈسٹ بن کے کوڑا کرکٹ کو مناسب حصوں میں تقسیم کیا جائے یعنی پھلوں کے چھلکوں وغیرہ کو زمین میں گڑھا کھود کر دبا دیا جائے صرف ان چیزوں کو جلایا جائے جن کا سدباب جلانے کے بغیر نہیں ہو سکتا اور آئندہ ان چیزوں کے استعمال میں کمی کر دی جائے یعنی شاپنگ بیگ وغیرہ۔ اور گندگی کے ڈھیر لگانے سے گریز کیا جائے۔

(6) اگر ہم سکولوں اور کالجوں میں چلے جائیں تو جگہ جگہ کاغذ اور چھلکے بکھرے دکھائی دیتے ہیں۔ طالب علموں کو خود سوچنا چاہئے۔ کہ کیا فائدہ ایسی تعلیم کا جو عقل و شعور نہ دے۔

ہمارے اکثر کالجوں اور سکولوں میں اتنی گنجائش نہیں ہوتی کہ کسی ایسے ملازم کا انتظام کر سکیں جو ہر وقت صفائی کرتا رہے۔ اگر ہم کالج یا سکول کی صفائی خود کرنا چاہیں تو بغیر کسی خرچ کے کر سکتے ہیں۔ اس سلسلے میں اگر کالج کی انتظامیہ کالج کے مختلف حصوں کو مختلف کلاسوں میں بانٹ دے ہر کلاس میں چونکہ مختلف قسم کے سٹوڈنٹ ہوتے ہیں۔ اس لئے ہر کلاس اپنے طور پر گروپس بنائے یعنی سائنس والوں کا علیحدہ، جغرافیہ والوں کا علیحدہ اور اسی طرح دوسرے گروپ بنائے۔ اب ہر گروپ کی یہ باری لگائی جائے کہ اس ہفتے یا اتنے دن کالج کے فلاں حصے کی صفائی جو اس کلاس کے سپرد ہے اس گروپ نے کرنی ہے۔ اسی طرح ہر اس متعلقہ حصے کے لئے ڈسٹ بن کا انتظام بھی خود وہی کلاس کرے۔ اس طرح جب صفائی کرنی پڑے گی تو سب کو اس بات کا احساس ہو گا کہ گندگی نہ ڈالی جائے۔

☆......☆......☆......☆

ہڑپہ کی تاریخ پانچ ہزار سال پرانی ہے

○ ہڑپہ کے کھنڈرات کی مزید کھدائی کے دوران ملنے والی اشیاء پر تحقیق سے مزید انکشاف ہوا ہے۔ ہڑپہ کی تاریخ 4600 سال قدیم نہیں بلکہ 5350 سال پرانی ہے یہ بات ہڑپہ کے آثار قدیمہ میں کھنڈرات کی کھدائی اور تحقیق کرنے والی پارٹی کے سربراہ ہاورڈ یونیورسٹی کے پروفیسر رچرڈ (امریکی) ماہر آثار قدیمہ نے گزشتہ روز بتائی۔ انہوں نے کہا کہ جدید تحقیق اور کھدائی پر ایسی قدیم مہریں، برتن اور دوسرے شواہد ملے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ ہڑپہ کی تہذیب 4600 سال پرانی نہیں بلکہ 5350 سال قدیم ہے۔ کھدائی کے اختتام پر مزید حیرتناک انکشاف کی توقع ہے۔

(نوائے وقت 26 مارچ 1998ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

جمعہ 11- دسمبر 1998ء

5-05 رات- تلاوت- سیرت النبی ﷺ خبریں-
5-50 رات- چلڈرنز کارنر- قرآن کلاس-
6-00 صبح- لقاء مع العرب-
6-55 صبح- کوئز تاریخ احمدیت-
7-40 صبح- اردو کلاس-
8-00 صبح- عربی زبان سیکھئے-
9-00 صبح- احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- سیرت حضرت قاضی ظہور الدین اکمل صاحب-
9-55 صبح- ہومیو پیتھی کلاس-
11-05 دوپہر- تلاوت- سیرت النبی ﷺ-
11-50 دوپہر- چلڈرنز کارنر- قرآن کلاس-
12-10 دوپہر- پشتو آئٹم- حضرت مسیح موعود کا عشق رسول ﷺ-
12-50 دوپہر- فرام دی آرکائیوز- مجلس عرفان-
1-10 دوپہر- لقاء مع العرب-
1-40 دوپہر- اردو کلاس-
2-50 سہ پہر- کمپیوٹر سب کے لئے-
3-20 سہ پہر- بنگالی سروس-
5-05 شام- تلاوت- درس ملفوظات- خبریں-
5-50 شام- نظم- درود شریف-
6-00 رات- خطبہ جمعہ لائیو-
7-05 رات- ڈاکومنٹری- سفر ہم نے کیا-
7-20 رات- حضرت صاحب کی ملاقات فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ-
8-40 رات- خطبہ جمعہ-
9-55 رات- لقاء مع العرب-
11-05 رات- تلاوت- سیرت النبی ﷺ
11-25 رات- اردو کلاس- 98-12-9

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ہفتہ 12- دسمبر 1998ء

12-35 رات- جرمن سروس-
1-35 رات- چلڈرنز کلاس- سبق نمبر 125-
2-05 رات- طبی معاملات- دل کی بیماریاں
2-45 رات- خطبہ جمعہ-
3-55 رات- حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ-
5-05 صبح- تلاوت- حدیث- خبریں-
5-40 صبح- چلڈرنز کلاس-
6-10 صبح- لقاء مع العرب-
7-10 صبح- خطبہ جمعہ-
8-10 صبح- اردو کلاس-
9-20 صبح- کمپیوٹر سب کے لئے-
9-55 صبح- حضرت صاحب کی ملاقات فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ-
11-05 دوپہر- تلاوت- درس حدیث- خبریں-
11-55 دوپہر- چلڈرنز کلاس- سبق نمبر 125-
12-25 دوپہر- سرائیکی پروگرام- حضرت صاحب کا خطاب جلسہ سالانہ قادیان 94-12-26-
2-05 دوپہر- طبی معاملات- دل کی بیماریاں-
2-45 دوپہر- لقاء مع العرب-
3-45 سہ پہر- اردو کلاس-
5-05 شام- تلاوت- خبریں-
5-40 رات- ڈینش زبان سیکھئے-
6-10 رات- انڈونیشین پروگرام-
7-10 رات- بنگالی سروس-
8-10 رات- چلڈرنز کلاس- 98-12-12-
9-10 رات- لقاء مع العرب-
10-25 رات- التفسیر الکبیر پروگرام- نمبر 22-
11-05 رات- تلاوت- درس الحدیث-
11-20 رات- اردو کلاس- 98-12-11

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سانحہ ارتحال

○ مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب بوجہ کینسر مورخہ 28- نومبر 98ء لاہور میں وفات پاگئے- ڈاکٹر صاحب چوہدری محمد نذیر صاحب کے صاحبزادے اور چوہدری محمد شریف صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ضلع ساہیوال کے داماد تھے- ڈاکٹر صاحب نیکی- تقویٰ اور سادگی کی بہترین مثال تھے- آپ بہت عرصہ گھانا (افریقہ) میں نصرت جہاں سکیم کے تحت سلسلہ کی خدمت بجالاتے رہے- وطن واپسی پر مختلف عہدوں پر دین کی خدمت میں پیش پیش رہے- گوجرانوالہ میں اپنی تعیناتی کے دوران امیر جماعت ضلع گوجرانوالہ کے طور پر خدمات انجام دیں- موصی ہونے کے ناطے انہیں بہشتی مقبرہ ربوہ میں دفن کیا گیا-

تمام احباب سے درخواست ہے کہ وہ محترم ڈاکٹر صاحب کی مغفرت اور بخشش کے لئے دعا فرمائیں- کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا کرے- امین

○ مکرم شیخ عبداللطیف صاحب ہنزہ بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بعمر 95 سال مورخہ 27- نومبر 1998ء بروز جمعۃ المبارک اڑھائی بجے وفات پاگئے- ان کا جنازہ مکرم یونس خالد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھایا- احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن لاہور میں تدفین ہوئی- تدفین کے بعد محترم رانا مبارک احمد صاحب محاسب جماعت احمدیہ لاہور نے دعا کروائی- موصوف کا ایک بیٹا شیخ ناصر احمد صاحب زعیم انصاراللہ بھی ہیں- آپ کے والد حضرت حکیم محمد صاحب مزنگ والے حضرت بانی سلسلہ کے ابتدائی رفیق تھے موصوف نے 5 لڑکے اور ایک لڑکی یادگار چھوڑی ہے- احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے-

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ محترمہ شکیلہ مبارک صاحبہ اہلیہ مکرم مرزا مبارک احمد صاحب نرگس بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور شدید بیمار ہیں اور جناح ہسپتال لاہور میں داخل ہیں-

○ مکرمہ اسم بی بی صاحبہ زوجہ مکرم امیر عالم صاحب صدر جماعت احمدیہ ہیلاں ضلع کوٹلی آزاد کشمیر عرصہ سات سال سے معدہ کی مرض میں مبتلا ہیں-

○ مکرم شیخ عبدالمجید صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ راولپنڈی حال جرمنی کا اپریشن ہوا ہے-

○ مکرم ماسٹر نور محمد صاحب دارالعلوم شرقی ربوہ کو اڑھائی سال قبل بائیں حصے پر فالج کا حملہ ہوا تھا- لیکن اب دائیں طرف بھی مفلوج ہو گیا- ان کے لئے درخواست دعا ہے-

گمشدہ رسید بک

○ مجلس انصاراللہ وہاڑی شہر کی رسید بک نمبر 1108 گم ہو گئی ہے- اس رسید بک پر کسی قسم کا چندہ انصاراللہ ادا نہ کیا جائے- احباب مطلع رہیں-

(قائد مال مجلس انصاراللہ پاکستان- ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان

○ بیچلر کمپیوٹر سائنس (BCS) کروانے کے لئے مندرجہ ذیل اداروں کا پنجاب یونیورسٹی سے الحاق ہے-

1- نیشنل کالج آف کمپیوٹر سائنسز (لاہور- اسلام آباد)
2- ہجویری کالج آف کمپیوٹر سائنس لاہور-
3- پاک امریکن انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ سائنسز- لاہور
4- پنجاب انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس لاہور-
5- پاک انسٹی ٹیوٹ آف مینجمنٹ اینڈ کمپیوٹر سائنس لاہور
6- LISSBA کالج آف کمپیوٹر سائنس لاہور-
7- سکالر کالج آف کامرس لاہور-
8- انسٹی ٹیوٹ آف کمپیوٹر سائنس (اسلام آباد)

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

LUMS میں داخلہ

○ لاہور یونیورسٹی آف مینیجمنٹ سائنسز (LUMS) نے مندرجہ ذیل پروگرام میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں-

1- MBA کم از کم بیچلرز ہونا لازمی ہے- GMAT/LCAT کلیئر کرنا لازمی ہے-

2- MS (کمپیوٹر سائنس) کم از کم 16 سال کی تعلیم مکمل کی ہو- GRE یا LUMS گریجویٹ ایڈمشن ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہے-

3- بیچلرز (انرز) پروگرام (اکنامکس- کمپیوٹر سائنس) کم از کم انٹرمیڈیٹ/ A لیول کی ہو- SAT کلیئر کرنا لازمی ہے-

ان تین پروگراموں کے داخلہ فارم اور پراسپکٹس وغیرہ 600 روپے کے عوض ادارہ واقع لاہور اور کراچی (فیروز سنز فون 537730)- اسلام آباد (بک فیئر فون 812198)

راولپنڈی (فیروز سنز فون 564273)- پشاور (سعید بک بینک فون 273761) سے دستیاب ہیں-

داخلہ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ برائے- MBA یکم مارچ- 99ء
MS- 23- اپریل 99ء
بیچلرز انرز- 22- فروری 99ء

(نظارت تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

نیورو سرجن کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر نفیس احمد حامد نیورو سرجن 13- دسمبر 98ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے- ضرورت مند احباب ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کرلیں-

نمائندہ روزنامہ "الفضل" کا دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر صاحب علوی آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ الفضل اپنے دورہ کے دوران ملتان- خانیوال- لودھراں- ٹوبہ ٹیک سنگھ- اور ڈیرہ غازی خاں تشریف لا رہے ہیں- عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب جماعت سے بھرپور تعاون کی اپیل کی جاتی ہے-

(مینجر روزنامہ "الفضل" ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 9- دسمبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 10 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
10- دسمبر- غروب آفتاب 5-07
11- دسمبر- طلوع فجر 5-28
11- دسمبر- طلوع آفتاب 6-56

عالمی خبریں

کشمیریوں کے خلاف بل

بھارتی حکومت نے کشمیری حریت پسندوں کو کچلنے کے لئے پارلیمنٹ میں ایک بل پیش کر دیا ہے۔ یہ بل دھماکہ خیز مواد سے متعلق جرائم میں ملوث افراد کو سزا کی حد عمر قید تک بڑھانے کے لئے پیش کیا گیا ہے۔ بھارتی وزیر داخلہ ایڈوانی نے بل پیش کرتے ہوئے کہا کہ کشمیر اور آسام میں پولیس اہلکار دہشت گردی کا نشانہ بن رہے ہیں۔ انکی کارروائیوں سے ملکی سلامتی کو خطرہ ہے۔

بی جے پی کی اتحادی پارٹی کی بغاوت

بھارت کی حکمران جماعت بی جے پی کی اتحادی پارٹی اے آئی ڈی ایم کے نے جمعہ کے روز اپوزیشن کی طرف کی جانے والی ہڑتال میں شرکت کا اعلان کیا ہے۔ پارٹی کی سربراہ جے للیتا اکثر حکومت سے ناراض رہتی ہیں۔

امریکی کلنٹن کے حق میں

امریکی صدر بل کلنٹن کا مواخذہ کرنے کے معاملے پر امریکی شہریوں سے جو رائے حاصل کی گئی ہے اس میں 66 فیصد نے صدر کلنٹن کے حق میں رائے دیتے ہوئے ان کی برطرفی یا مواخذہ کی مخالفت کی ہے۔ اب وائٹ ہاؤس نے قانونی ماہرین سے مدد حاصل کرنے کا عندیہ دیا ہے۔

فلسطینیوں کو دھمکی

اسرائیل کے وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو نے فلسطینیوں کو دھمکی دی ہے کہ اگر انہوں نے آزاد فلسطین ریاست کا اعلان کیا تو نتائج کے وہ خود ذمہ دار ہونگے۔ اسرائیل کے ہوتے ہوئے آزاد فلسطین ریاست کا قیام ممکن نہیں ہے۔ مغربی کنارے سے اسرائیلی فوج کا انخلاء اس وقت تک شروع نہیں کیا جائے گا جب تک فلسطینی آزاد ریاست کے مطالبے سے دستبردار نہیں ہو جاتے۔

پابندیاں بلاجواز ہیں

روس نے کہا ہے کہ عراق کے خلاف پابندیاں بلاجواز ہیں۔ کوفی عنان نے کہا کہ یہ ایک افسوسناک ہتھیار ہیں آخر ختم ہو جائیں گی۔ خلیج تعاون کونسل نے عراق پر ممکنہ امریکی حملے کی مخالفت کی ہے۔ عراقی نائب صدر طارق عزیز نے کہا کہ عراق نے بیس لاکھ دستاویزات اقوام متحدہ کے کمیشن کے حوالے کی ہیں مگر پھر بھی بلاوجہ تنگ کیا جارہا ہے۔

فلسطین میں مظاہرے

فلسطین میں صدر یاسر عرفات کے مخالفوں نے اسرائیل اور امریکہ کے ساتھ ساتھ یاسر عرفات کے خلاف بھی زبردست مظاہرے کئے۔ یہ مظاہرے فلسطینی قیدیوں کی رہائی سے اسرائیل کے انکار کے بعد شروع ہوئے۔ فلسطینی پولیس نے مظاہرین پر لاٹھی چارج کیا جس سے سینکڑوں افراد زخمی ہو گئے۔

عراقی تنصیبات کا معائنہ

عراقی تنصیبات کے معائنے کا کام آخری مرحلے میں داخل ہو گیا ہے۔ حتمی رپورٹ مرتب کرنے کے لئے متعدد ٹیموں نے عراقی تنصیبات کا اچانک معائنہ شروع کر دیا ہے۔ ایک ہفتے تک جامع رپورٹ سلامتی کونسل کو پیش کر دی جائے گی جس کے بعد عراق پر سے پابندیاں اٹھنے کی راہ ہموار ہو جائے گی۔

یورپ میں سردی سے ہلاکتیں

یورپ میں سردی سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد 217 ہو گئی ہے۔ سب سے زیادہ رومانیہ اور پولینڈ متاثر ہوئے ہیں۔ دونوں سابق کمیونسٹ ممالک ہیں۔

اگر صلح ہو جائے!

بی بی سی نے کہا ہے کہ اگر افغان دھڑوں میں صلح ہو گئی تو طالبان کو یقینی شکست ہو سکتی ہے۔ وادی پنج شیر میں تقریباً تین سو کمانڈروں کا اجلاس اس بارے میں ہو رہا ہے۔ یہ جگہ احمد شاہ مسعود کا گڑھ ہے۔

ملکی خبریں

سی ٹی بی ٹی پر دستخط

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر دستخط مسئلہ کشمیر کے حل سے مشروط نہیں کئے۔ پاک بھارت مذاکرات تیسرے فریق کی موجودگی کے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتے۔ صدر کلنٹن مسئلہ کشمیر حل کرنے کی آرزو رکھتے ہیں لیکن یہ دیکھنا باقی ہے کہ وہ کیا کردار ادا کرتے ہیں۔ لندن میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ میرے اعتبار سے دورہ امریکہ اطمینان بخش تھا۔ آپس کی غلط فہمیاں دور ہوئیں۔

لندن میں مظاہرے

لندن میں وزیر اعظم کی رہائش گاہ کے باہر متحدہ کے اراکین نے مظاہرہ کیا۔ مظاہرین میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے۔ مظاہرین نے نعرے لگائے "پوری قوم کی آواز۔ گو نواز گو نواز"۔

امریکہ کا نیا مطالبہ

امریکہ نے پاکستان سے نیا مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان طالبان سے تعلقات پر نظر ثانی کرے۔ امریکہ افغانستان کو دہشت گرد ملک قرار دینے کا بھی فیصلہ کر چکا ہے اعلان 31- مارچ کو جاری کی جانے والی رپورٹ میں کیا جائے گا۔

بائیکاٹ سے فرق نہیں

وزیر قانون خالد انور نے کہا ہے کہ فوجی عدالتیں سیاسی اجلاس نہیں ہو تا کہ بائیکاٹ سے فرق پڑے لندن میں بیٹھ کر کوئی بائیکاٹ کرتا ہے تو کرے۔ کراچی کے عوام حکومتی اقدامات پر خوش ہیں۔

مستقل حل نہیں

وزیر داخلہ چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ فوجی عدالتیں مسئلے کا مستقل حل نہیں ہیں۔ چھ ماہ تک یہ عدالتیں قائم رہیں گی۔ مارشل لاء دور کی فوجی عدالتیں غیر آئینی تھیں۔ ہم نے آئین کے مطابق عدالتیں بنائیں ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عدالتوں کے بائیکاٹ کے اعلان سے اس شک کو تقویت ملتی ہے کہ ایم کیو ایم دہشت گردی میں ملوث ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم پورے ملک سے اسلحہ واپس لیں گے چاہے صوبے مخالفت کریں۔ انہوں نے کہا کہ دو صوبے اس کے مخالف ہیں۔ وزارت داخلہ نے پورے ملک کو اسلحہ سے پاک کرنے کا منصوبہ بنا رکھا ہے وزیر اعظم ایک نہ ایک دن یہ انتہائی اقدم کریں گے۔

ایم کیو ایم کے تین بڑے دہشت گرد

ایم کیو ایم کے زیر حراست مرکزی رہنما شعیب بخاری نے تین چوٹی کے دہشت گردوں کے نام بتا دیئے ہیں اور کہا ہے کہ اگر ان تینوں کو پکڑ لیا جائے تو کراچی سے دہشت گردی ختم ہو سکتی ہے۔ یہ نعیم چشمو، علی رضا، اور کریم بیگ ہیں۔ تینوں افراد ایم کیو ایم کی دہشت گردی کے نیٹ ورک کے مرکزی کردار ہیں۔ وارداتوں کے لئے اسلحہ یہی فراہم کرتے ہیں۔ ان کے علاقہ غیر کے سمگلروں سے گہرے تعلقات ہیں۔

اعتزاز احسن کے انکشافات

بینظیر بھٹو کے وکیل اعتزاز احسن نے الزام عائد کیا ہے کہ جسٹس احسان، جسٹس قیوم اور جسٹس نواز عباسی بینظیر کے خلاف ہیں۔ کبھی راولپنڈی، کبھی لاہور اور کبھی کراچی میں بینظیر اور زرداری نے 192 پیشیاں بھگتی ہیں۔ دونوں کی پنجاب میں کوئی جائیداد نہیں۔ اثاثوں کے بارے میں مقدمے سندھ ہائی کورٹس میں منتقل کئے جائیں۔

کراچی میں فائرنگ

کراچی میں فائرنگ سے ایک نوجوان ہلاک اور ایک امام مسجد زخمی ہو گئے۔ ایک نعش برآمد ہوئی۔ پولیس اور رینجرز نے تھانوں پر راکٹ برسانے والے اور دیگر مختلف جرائم میں ملوث 79 ملزم گرفتار کرلئے۔

مرید کے میں پولیس مقابلہ

مرید کے میں ڈاکوؤں سے پولیس مقابلہ میں 3 پولیس اہلکار ہلاک ہو گئے جبکہ ایک ڈاکو بھی گولی کا نشانہ بن گیا۔

فیصل آباد میں دہشت گرد گرفتار

فیصل آباد میں سی آئی اے پولیس نے گشت کے دوران دو دہشت گردوں کو گرفتار کر کے ان کے قبضے سے بھاری مقدار میں اسلحہ، خفیہ دستاویزات اور بچا رو برآمد کرلی۔

کراچی کے عوام کی رائے

کراچی میں ایک سروے سے معلوم ہوا ہے کہ 60 فیصد لوگوں کی رائے یہ ہے کہ حکم سعید کے قتل میں متحدہ ملوث ہے چاروں صوبوں میں کئے گئے سروے کے مطابق 77 فیصد پاکستانی عوام نے گورنر راج کے حق میں رائے دی ہے۔

دانتوں کا معائنہ
مفت
ڈینٹسٹ رانا مدثر احمد
3:30 تا 7:30 شام
احمدیہ ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک
ربوہ

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
رہائش 212175

• وولٹیج سٹیبلائزر • فریج • گیزر
• واشنگ مشین • ائیر کولر • ائیر کنڈیشنز
• کوکنگ رینج • مائیکرو ویو اوون
فخر الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
7223347-7239347-7354873 :☎

کیور یٹو ادویات حیوانات
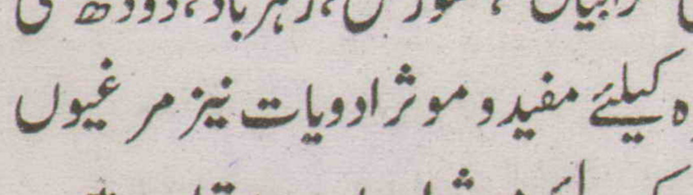
اپھارہ، سرکن (پیشاب کیساتھ خون آنا) تھنوں کی خرابیاں، سوزش، زہرباد، دودھ کی کمی، ناڑ، گلٹی، منہ کھر، اخراج رحم اور گل گھوٹو وغیرہ کیلئے مفید و موثر ادویات نیز مرغیوں کی امراض رانی کھیت، چیچک، انڈوں کی کمی وغیرہ کے لئے موثر ادویات دستیاب ہیں۔
لٹریچر مفت طلب فرمائیں بذریعہ ڈاک -/Rs.5 ٹکٹ ارسال فرمائیں
کیور یٹو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل ربوہ پاکستان فون: 04524-213156, 771